

## 101776-خاوند مجبور کرتا ہے کہ گھر والوں اور لوگوں سے جو سنا ہے وہ سب کچھ بتایا جائے

سوال

میرا خاوند مجھے مجبور کرتا ہے کہ میری والدہ یا بہن یا کسی دوسرے شخص نے جو بات بھی مجھ سے کی ہے وہ بتاؤں، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ ہو سکتا ہے میری ماں نے کوئی ایسی بات کہی ہو جس سے گھر خراب ہو جائے، اور اگر میں نہ بتاؤں تو مشکلات شروع ہو جاتی ہیں، کیا میں خاوند کی بات مان لوں یا نہ؟

پسندیدہ جواب

1 اس خاوند پر واجب ہے اگر اس کی بیوی کی بات صحیح ہے تو وہ اپنی بیوی سے اس مطالبہ میں اللہ سے ڈرے، اور وہ یہ جان لے کہ وہ اس فعل کی بنا پر گھنگار ہو گا، اور اس کی بیوی کے لیے اس مطالبہ میں اطاعت کرنا حلال نہیں۔

2 اور ہم اس خاوند کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کی بجائے اپنے نفس میں مشغول رہے، اور اپنے عیوب کو دیکھ کر ان کی اصلاح کرے، اور اپنی کوتاہی کو دور کرنے کی کوشش کرے اور اپنے نفس امارہ کو کمال تک پہچائے، اس کے لیے لوگوں کے بارہ میں مشغول ہونے سے یہی بہتر اور اولی ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں، اور فلاں نے کیا کہا اور کیا کیا ہے۔

ابن قرم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لوگوں میں سب سے زیادہ خسارہ پانے والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس میں مشغول ہو کر اللہ کو بھول جائے، بلکہ اس سے بھی زیادہ نقصان اور خسارہ اٹھانے والا شخص وہ ہے جو اپنے آپ کو بھول کر لوگوں میں مشغول ہو جائے۔

الفوند (58).

3 اسے لوگوں کے بارہ میں سوہ ظن اور غلط گمان نہ رکھ کر اپنے بارہ میں یہ اعتقاد مت رکھے کہ وہ خود کمال نفس رکھتا ہے اور پھر لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ غلط ہے اور اس کے لیے اہم ہے اور اسی کے بارہ میں ہی ہے، بلکہ یہ تو لوگوں کے قصے اور حالات سننے اور ان کی عزت کی سے کھلیئے کی خواہش ہے۔

4 اس خاوند سے امید تو یہ تھی کہ اگر بیوی اپنے خاندان یا کسی اور شخص کی بات اس کے لیے نقل بھی کرتی تو وہ اسے قبول نہ کرتا، چاہے وہ کلام اس کے اپنے بارہ میں ہی ہوتی، کیونکہ اس کی بیوی اس صورت میں چھل خور اور غبہت کرنے والی ہوتی۔

بعض سلف رحمہ اللہ کا قول ہے : چھل خور اور غبہت کرنے والا شخص ایک لمحہ میں اتنی خرابی پیدا کر دیتا ہے جو جادو گر ایک برس میں خرابی نہیں کر سکتا۔

تو یہ خاوند اپنے لیے کیسے قبول کر رہا ہے کہ وہ ایسا کرنے کی بیوی کو خود وصیت کرے، بلکہ اگر بیوی ایسا نہ کرے تو اسے سزا کی دھمکی دیتا ہے؟

امام نووی رحمہ اللہ ابو حامد غزالی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی کسی شخص کی چنگی اور غبہت کرے اور اسے کہا جائے کہ : فلاں شخص تیرے بارہ میں یہ کہتا ہے، یا تیرے بارہ میں یہ کر رہا ہے تو اس شخص کو درج ذیل چھ اشیاء کرنی چاہیں :

اول:

وہ اس کی تصدیق مت کرے، کیونکہ چغل خور فاسق ہے۔

دوم:

وہ چغل خور کو ایسا کرنے سے منع کرے، اور اسے نصیت کرے، اور اس کے اس فعل کو برا کئے۔

سوم:

اس سے اللہ کے لیے بعض رکھو، کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک مبغوض شخص ہے، اور جس پر اللہ کا غصب ہوا سے بعض رکھنا واجب ہے۔

چہارم:

اپنے بھائی کے بارہ میں غالباً برا ظن نہیں رکھے۔

پنجم:

اسے جو کچھ بتایا گیا ہے اس کی بنا پر وہ جا سو سی پر آمادہ نہ ہو، اور اس کی کھو ج میں نہ لگ جائے۔

ششم:

جس چیز سے چغل خور کو روکا ہے اس چیز پر خود راضی نہ ہو جائے، اس لیے وہ اس کی چغلی کو نقل کرتے ہوئے پر مت کرنا شروع کر دے کہ: فلاں شخص نے مجھے یہ بتایا، اس طرح تو وہ خود بھی چغل خور بن جائیگا، اور اس نے بھی وہی کام کر دیا جس سے منع کیا گیا ہے "انتی

ویکھیں: الاذکار (275)۔

خاوند جو اپنی بیوی سے چاہتا ہے وہ چغلی اور غیبت ہے، جو کہ بکیرہ گناہ میں شامل ہوتی ہے، اس لیے بلاشک و شبہ اس کے نقل کرنے میں فساد و خرابی اور بعض وعداً و عداوت پیدا ہوتی ہے، اور پھر بیوی کے خاندان والے اپنی بات کو خاوند تک نقل کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

اور یہ علم میں ہونا چاہیے کہ فساد و خرابی کی نیت سے ہی کلام نقل کرنے کو چغلی اور غیبت نہیں کہا جاتا، بلکہ بعض اوقات تو صرف بطور تماشہ اور کھلی اور فائدہ کے لیے ہوتی ہے۔

شیخ عبد العزیز بن بازر رحمہ اللہ کشته تین:

"جس چیز سے اجتناب کرنا اور پھرنا اور دور بہنا ضروری ہے وہ چغلی اور غیبت ہے، جو ایک شخص سے دوسرے شخص سے دوسرے شخص یا پھر ایک جماعت سے دوسری جماعت کی طرف نقل کی جاتی ہے، یا پھر ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف خرابی و فساد کی غرض سے اور انہیں لڑانے کے لیے، اور یہ چیز ایسی چیز کا انکشاف کرنا ہے جسے وہ ظاہر کرنا ناپسند نہیں کرتا، چاہے جسے بتائی جائی ہے وہ ناپسند کرے یا پھر جس کی جانب سے نقل کی جا رہی ہے وہ ناپسند کرے، یا پھر کوئی تیسرا شخص، اور چاہے یہ بات ہو یا قول یا اعمال، یا کتابت یا پھر اشارہ کنایہ اور چاہے منقول اقوال ہوں یا پھر اعمال، اور چاہے عیب ہو یا ممتوول عنہ کا نقش، یا نقش نہ ہو

انسان پر واجب ہے کہ وہ جو لوگوں کے حالات دیکھ رہا ہے وہ اس پر خاموش رہے، لیکن وہ جسے بیان کرنے میں کسی دوسرے مسلمان شخص کا فائدہ ہو یا اسے شر سے محفوظ رکھنا۔

چغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے: یا تو جس کی جانب سے چغلی اور غیبت کا سبب یہ ہوتا ہے: یا تو جس کی چغلی کی بارہی ہے اس سے برا ارادہ رکھتا ہو، یا پھر جس سے چغلی کی بارہی ہے اس سے محبت کا اظہار کرے، یا پھر فضول اور باطل باقاعدہ میں مشغول ہو کر لطف اندو زہونا چاہتا ہو، یہ سب حرام ہے۔

چغلی اور غیبت کی حرمت پر کتاب و سنت میں بہت دلائل پائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

۔(اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کمانہ مانجا جو زیادہ قسمیں کمانے والا ہو)۔

۔(بے وقار کینہ، عیب گو چغل خور کی بھی بات مت مانو)۔ الحلم (10-11)۔

۔(بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹوٹنے والا غیبت کرنے والا ہو)۔ الحمرہ (1)۔

حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا“

متفق علیہ۔

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیا تمہیں العصہ کے بارہ میں بتاؤ؟ یہ غیبت و چغلی ہے جو لوگوں کی باتیں نقل کرتا پھر تاتا ہے“

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور پھر چغلی اور غیبت ان اسباب میں شامل ہوتی ہے جس کی بناء پر عذاب قبر ہوتا ہے: کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا:

”ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور ان میں کسی بڑے (گناہ) کی بناء پر عذاب نہیں ہو رہا“

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کیوں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب کے چھینگوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا تھا“

متفق علیہ۔

غیبت اور چنگی اس لیے حرام کی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے مابین فساد اور خرابی پیدا ہوتی ہے، اور دشمنی وعداوت چل نکلتی ہے، اور پھر بد لطفی پیدا ہوتی ہے، اور لڑائی کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، اور حسد و کینہ اور بعض اور نفاق پیدا ہوتا ہے، اور ہر قسم کی محبت و مودت کا خاتمہ ہو جاتا ہے، اور تفریت و اختلاف پیدا ہوتا ہے، اور خیانت و حکم کا باعث نہیں ہے، بری اور مخصوص لوگوں پر بہتان بازی کا باعث نہیں ہے، اور سب و شتم اور قیمع اشیاء کا باعث نہیں ہے۔

اور اس لیے بھی کہ یہ دونوں بزرگی اور کمزوری نیچ پن کا عنوان ہیں، اس کے ساتھ ساتھ چنگی اور غیبت کرنے والا شخص اور بھی بہت سارے گناہ کا ذمہ دار ٹھہرتا ہے، جو اسے اللہ کے الناک عذاب اور نارا چنگی و غصہ کی طرف لے جاتے ہیں۔

دیکھیں : فتاویٰ ائمہ ابن باز رحمہ اللہ (3/237-239) مختصر۔

اور الحصہ کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ : یہ قریش کی زبان میں جادو کے معنی میں ہے، اور ایک قول ہے کہ کذب و بہتان کو کہا جاتا ہے۔

شیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

میرا خاوند میری باتیں اپنے گھر والوں کو بتاتا ہے، اور پھر ان کی باتیں مجھے بتاتا رہتا ہے، جس کے نتیجہ میں بہت ساری مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، میں نے کئی بار خاوند کو کہا ہے کہ وہ ایسا مت کیا کرے، لیکن وہ اس سے بازنہ میں آتا برائے میرا نیں مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں؟

شیخ کا جواب تھا :

"اس عمل کو چنگی اور غیبت کہا جاتا ہے، کہ خرابی پیدا کرنے کے لیے کلام نقل کی جائے، اس کی وعدی کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔۔۔ بے وقار کینہ، عیب گو چنگ خور کی بھی بات مت مانو۔۔۔ القلم (11)۔

یہ جہنمیوں کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

۔۔۔ بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو عیب ٹوٹنے والا غیبت کرنے والا ہو۔۔۔ الحمراۃ (1)۔

اور ایک اثر میں ہے کہ :

"چنگ خور اور غیبت کرنے والا شخص ایک لمحہ میں اتنی خرابی پیدا کر دیتا ہے جو جادو گر ایک سال میں بھی نہیں کر سکتا"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ :

"چنگ خور جنت میں نہیں جائیگا"

بلکہ و شبہ اس کی حرمت اس وقت اور بھی شدید ہو گی جب یہ عمل خاوند اور بیوی اور اس کے رشتہ داروں کے مابین ہو، اس لیے خاوند کو اللہ سے ڈرتے اور تقوی انتیار کرتے ہوئے ایسے قیمع عمل سے باز آ جانا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نحرافی کر رہا ہے۔

اور پھر اسے ان اسباب سے دور رہنا چاہیے جو اسے جلدی یاد رہیں میں عذاب سے دوچار کرنے والے ہوں، اور اسے جھوٹ اور غیبت اور چل خوری اور بہتان سے اجتناب کرنا چاہیے، اور لوگوں میں خرابی پیدا کرنے سے باز رہے۔

اس کی بجائے وہ صدق و سچائی اختیار کرے، اور لوگوں کی عزت کی حفاظت کرے، اور اللہ کی نگرانی کا یقین رکھے کیونکہ وہ اللہ بڑی سخت سزا کا مالک ہے  
"انتی"

ویکھیں : *الخلال الشرعية للخلافات والمشكلات الزوجية والاسرية فتویٰ نمبر (42)*.

اس لیے خاوند اپنی بیوی سے یہ مطالبہ واپس لے لے، اور اگر خاوند اس مطالبہ پر اصرار کرتی ہے تو پھر بیوی کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی اس بات کو تسلیم کر کے لوگوں کی باتیں بتاتی پھرے، کیونکہ کلام نقل کرنے کی موافقت کرنا اسے گناہ جاری رکھنے میں معاونت ہو گی، اور کلام نقل کرنے سے رک جانے میں اس معصیت کا خاتمه ہے۔

اور اگر بیوی کو خدشہ ہو کہ اگر اس نے کلام نقل نہ کی تو پھر خاوند اور بیوی کے مابین مشلات بڑھ سکتی ہیں تو پھر خاوند کے اصرار پر کلام نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے خاندان کی کلام نقل کر سکتی ہے مثلاً وہ یہ کہے :

وہ آپ کی تعریف کرتے تھے اور آپ کا ذکر خیر کرتے تھے اس طرح کے الفاظ نقل کرے جو ان میں محبت و مودت قائم کرنے کا باعث ہوں، اور آپس میں الفت پیدا ہو، اور خاوند اور اس کے سرال والوں کے مابین اختلافات ختم ہو جائیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے خاوند کی اصلاح فرمائے، آپ اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع کرے۔

واللہ عالم۔